امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کی کتاب "550 سنّتیں اور آداب" کی ایک قسط

ہفتہ وار رسالہ: 216
WEEKLY BOOKLET 216

بنام

98 سنّتیں اور آداب

کل صفحات: 21

چلنے کا بہتر طریقہ 04
تلّی کی بیماری سے حفاظت کا نسخہ 06
گھریلو جھگڑوں سے بچت 10
رات میں ناخن کاٹنا کیسا؟ 17

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

یہ مضمون ”550 سنّتیں اور آداب“ کے صفحہ 3 تا 54 سے مختلف مقامات سے لیا گیا ہے۔

98 سُنَّتیں اور آداب

دعائے عطار: یاربَّ المصطفٰی! جو کوئی 21 صفحات کا رِسالہ ”98 سُنّتیں اور آداب“ پڑھ یا سُن لے، اُسے سنّتوں کی چلتی پھرتی تصویر بنا اور اُسے اور اُس کی آنے والی نسلوں کو بھی سچا عاشقِ رسول بنا۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم

درود شریف کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: قِیامت کے روز اللہ پاک کے عرش کے سوا کوئی سایہ نہیں ہو گا، تین شخص اللہ کے عرش کے سائے میں ہوں گے۔ عرض کی گئی: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! وہ کون لوگ ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: (1) وہ شخص جو میرے اُمّتی کی پریشانی دُور کرے (2) میری سُنّت کو زِندہ کرنے والا (3) مجھ پر کثرت سے دُرود شریف پڑھنے والا۔ (البدور السافرۃ فی امور الاٰخرۃ للسیوطی، ص 131، حدیث: 366)

”راہِ مدینہ کا مُسافِر“ کے پندرہ حُروف کی نسبت سے چلنے کے بارے میں 15 سُنّتیں اور آداب

(1) پارہ 15 سُوْرَۂ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْل آیت 37 میں ارشادِ ربُّ العِباد ہے:

وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا ج

ترجَمۂ کنز الایمان: اور زمین میں اِتراتا نہ چل،

www.dawateislami.net

اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَ لَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ﴿۳۷﴾ بے شک تو ہرگز زمین نہ چیر ڈالے گا اور ہرگز بلندی میں پہاڑوں کو نہ پہنچے گا۔

﴿2﴾ ''بہارِ شریعت'' جلد 3 صَفْحَہ 435 پر فرمانِ مصطفٰی صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: ایک شخص دو چادریں اَوڑھے ہوئے اِترا کر (یعنی اکڑتا ہوا) چل رہا تھا اور گھَمنڈ (یعنی تکبّر) میں تھا، وہ زمین میں دھنسا دیا گیا، وہ قِیامت تک دھنستا ہی جائے گا[1] ﴿3﴾ سرورِ کائنات صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بسا اوقات چلتے ہوئے اپنے کسی صَحابی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ اپنے مُبارَک ہاتھ سے پکڑ لیتے[2] ﴿4﴾ رسولِ اکرم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم چلتے تو کسی قَدَر آگے جُھک کر چلتے گویا کہ آپ بُلندی سے اُتر رہے ہیں[3] ﴿5﴾ گلے میں سونے یا کسی بھی دھات (یعنی میٹل کی) چین (CHAIN) ڈالے، لوگوں کو دکھانے کے لئے گریبان کھول کر اکڑتے ہوئے ہرگز نہ چلیں کہ یہ اَحمقوں، مَغروروں اور فاسِقوں کی چال ہے۔ گلے میں سونے کی چین یا بریسلیٹ (BRACELET) پہننا مرد کیلئے حرام اور دیگر دھاتوں (یعنی میٹلز) کی بھی ناجائز ہے ﴿6﴾ اگر کوئی رُکاوٹ نہ ہو تو راستے کے کَنارے کَنارے درمِیانی رفتار سے چلئے، نہ اتنا تیز کہ لوگوں کی نِگاہیں آپ کی طرف اُٹھیں کہ دوڑے دوڑے کہاں جا رہا ہے! اور نہ اِتنا آہِستہ کہ دیکھنے والے کو آپ بیمار لگیں۔ اَمْرَد (یعنی وہ نوجوان لڑکا جس کی داڑھی مونچھ نہ نکلی ہو) یا خوبصورت نوجوان لڑکے کا ہاتھ نہ پکڑیں، شہوت کے ساتھ کسی بھی مرد کا ہاتھ پکڑنا یا مُصافَحہ کرنا (یعنی ہاتھ ملانا) یا گلے ملنا حرام اور جہنّم میں لیجانے والا کام ہے ﴿7﴾ راہ چلنے میں پریشان نَظَری (یعنی بِلاضَرورت اِدھر

www.dawateislami.net

اُدھر دیکھنا) سنّت نہیں، نیچی نظریں کئے پُر وَقار طریقے پر چلئے۔ **حِکایت:** حضرتِ سیِّدُنا حَسّان بِن اَبی سِنان رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ نمازِ عید کے لیے گئے، جب واپَس گھر تشریف لائے تو اہلیہ (یعنی بیوی صاحبہ) کہنے لگیں: آج کتنی عورَتیں دیکھیں؟ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ خاموش رہے، جب اُس نے زیادہ اِصرار کیا تو فرمایا: **"گھر سے نکلنے سے لے کر، تمہارے پاس واپَس آنے تک میں اپنے (پاؤں کے) انگوٹھوں کی طرف دیکھتا رہا۔"**[4] سُبْحٰنَ اللہ! اللہ والے راہ چلتے ہوئے بِلاضَرورت اِدھر اُدھر دیکھنے سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں کہ مَبادا (یعنی ایسا نہ ہو کہ) شَرعاً جس کی اِجازت نہیں اُس پر نَظَر پڑ جائے! یہ اُن بُزُرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ کا تقویٰ تھا، مسئلہ یہ ہے کہ کسی عورت پر خود بخود نَظَر پڑ بھی جائے اور فوراً ہٹالے تو گُناہ گار نہیں

﴿8﴾ کسی کے گھر کی بالکنی (BALCONY) یا کھڑکی کی طرف بِلاضَرورت نَظَر اُٹھا کر دیکھنا مُناسب نہیں ﴿9﴾ چلنے یا سیڑھی چڑھنے اُترنے میں یہ اِحتِیاط کیجئے کہ جوتوں کی آواز پیدا نہ ہو ﴿10﴾ راستے میں دو عورَتیں کھڑی ہوں یا جارہی ہوں تو ان کے بیچ میں سے نہ گزریں کہ حدیثِ پاک میں اس کی مُمانعت آئی ہے[5] ﴿11﴾ راہ چلتے ہوئے، کھڑے بلکہ بیٹھے ہونے کی صورت میں بھی لوگوں کے سامنے تھوکنا، ناک سنکنا، ناک میں اُنگلی ڈالنا، کان کُھجاتے رہنا، بدن کا میل اُنگلیوں سے چُھڑانا، پردے کی جگہ کُھجانا وغیرہ تہذیب کے خِلاف ہے ﴿12﴾ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ راہ چلتے ہوئے جو چیز بھی آڑے آئے اُسے لاتیں مارتے جاتے ہیں، یہ قَطْعاً غیر مُہذّب طریقہ ہے، اِس طرح پاؤں زَخْمی ہونے کا بھی اندیشہ

www.dawateislami.net

رہتا ہے، نیز اَخبارات یا لکھائی والے ڈبوں، پیکٹوں اور مِنرل واٹر کی لیبل والی خالی بوتلوں وغیرہ پر لات مارنا بے اَدَبی بھی ہے ﴿13﴾ پیدل چلنے میں گاڑیوں کی آمدو رفت کے موقع پر سڑک پار کرنے کیلئے مُیَسَّر ہو تو ''زیبرا کراسنگ'' یا ''اَووَر ہیڈ پل'' اِستِعمال کیجئے ﴿14﴾ جس سَمت سے گاڑیاں آرہی ہوں اُس طرف دیکھ کر ہی سڑک عُبُور کیجئے، اگر آپ بیچ سڑک پر ہوں اور گاڑی آرہی ہو تو بھاگ پڑنے کے بجائے موقع کی مُناسَبت سے وَہیں کھڑے رہ جایئے کہ اس میں حفاظت زیادہ ہے نیز ریل گاڑی گزرنے کے اَوقات میں پٹڑیاں عبور کرنا اپنی موت کو دعوت دینا ہے، رَیل گاڑی کو کافی دُور سمجھ کر گزرنے والے کو جلدی یا بے خیالی میں کسی تار وغیرہ میں پاؤں اُلجھ جانے کی صورت میں گرنے اور اُوپر سے ریل گاڑی گُزر جانے کے خطرے کو پیشِ نَظَر رکھنا چاہئے نیز بعض جگہیں ایسی ہوتی ہیں جہاں پٹڑی سے گُزرنا ہی خِلافِ قانون ہوتا ہے خُصوصاً اسٹیشنوں پر، ان قوانین پر عمل کیجئے ﴿15﴾ عبادَت پر قُوّت حاصِل کرنے کی نِیّت سے حتَّی الْاِمْکان روزانہ **پون گھنٹہ** ذِکرو دُرُود کے ساتھ پیدل چلئے اِنْ شَآءَاللّٰہُ الکریم صحّت اچّھی رہے گی۔ **چلنے کا بہتر طریقہ** یہ ہے کہ شُروع میں 15 مِنَٹ تیز تیز قدم، پھر 15 مِنَٹ درمیانہ، آخر میں 15 مِنَٹ پھر تیز قدم چلئے، اس طرح چلنے سے سارے جِسْم کو ورزِش ملے گی، نِظامِ اِنْہِضام (اِنْ۔ہِ۔ضام یعنی ہاضِمہ) دُرُست رہے گا، ریح (GAS)، قَبْض، موٹاپا، دل کے اَمراض اور دیگر کئی بیماریوں سے بھی اِنْ شَآءَاللّٰہُ الکریم حفاظت ہوگی۔

www.dawateislami.net

سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی ''بہارِشریعت'' جلد 3 سے حصّہ 16 اور 120 صَفْحات کی کتاب ''سنّتیں اور آداب'' خرید فرمایئے اور پڑھئے۔ سُنّتیں سیکھنے کا ایک ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سَفَر بھی ہے۔

لوٹنے رَحمتیں قافِلے میں چلو سیکھنے سنّتیں قافِلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافِلے میں چلو ختم ہوں شامتیں قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

جُوتے پہننے کے 7 آداب

﴿1﴾ فرمانِ مصطَفٰی صَلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: ''جُوتے بکثرت اِستِعمال کرو کہ آدَمی جب تک جوتے پہنے ہوتا ہے گویا وہ سُوار ہوتا ہے۔'' (یعنی کم تھکتا ہے) (6) ﴿2﴾ جُوتے پہننے سے پہلے جھاڑ لیجئے تاکہ کیڑا یا کنکر وغیرہ ہو تو نکل جائے۔ حِکایت: کہتے ہیں کسی جگہ دعوت سے فارِغ ہو کر ایک صاحِب نے جوں ہی جوتا پہنا چیخ نکل گئی اور پاؤں سے خون نکلنے لگا! دراصل بات یہ ہوئی کہ کھانے کے دَوران کسی نے نوکدار ہڈی پھینکی تو وہ جوتے کے اندر چلی گئی اور پہننے والے نے جُوتے جھاڑے بغیر پہنے تو پاؤں زخمی ہو گیا ﴿3﴾ سنّت یہ ہے کہ پہلے سیدھا جوتا پہنے پھر اُلٹا اور اُتارتے وَقْت پہلے اُلٹا جُوتا اُتارے پھر سیدھا۔ فرمانِ مصطَفٰی صَلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم:

www.dawateislami.net

''جب تم میں سے کوئی جُوتے پہنے تو دائیں (یعنی سیدھی) جانِب سے اِبتِدا (یعنی شُروعات) کرے اور جب اُتارے تو بائیں (یعنی اُلٹی) جانِب سے اِبتِدا کرے تاکہ دایاں (یعنی سیدھا) پاؤں پہننے میں اَوّل اور اُتارنے میں آخری رہے۔''(7) **نُزْھَۃُ الْقاری** میں ہے: مسجِد میں داخِل ہوتے وَقْت حُکْم یہ ہے پہلے سیدھا پاؤں مسجِد میں رکھے اور جب مسجِد سے نکلے تو پہلے اُلٹا پاؤں نِکالے۔ مسجِد کی حاضِری کے وَقْت اس (جوتے پہننے کی ترتیب والی) حدیث پر عمل دُشوار ہے۔ **اعلیٰ حضرت اِمام احمد رضا خان** رَحْمَۃُ اللہِ علیہ نے اِس کا حَل یہ ارشاد فرمایا ہے: ''جب مسجِد میں جانا ہو تو پہلے اُلٹے پاؤں کو نِکال کر جُوتے پر رکھ لیجئے پھر سیدھے پاؤں سے جوتا نکال کر مسجِد میں داخِل ہوں۔ اور جب مسجِد سے باہر ہوں تو اُلٹا پاؤں نِکال کر جُوتے پر رکھ لیجئے پھر سیدھا پاؤں نکال کر سیدھا جُوتا پہن لیجئے پھر اُلٹا پہن لیجئے۔''(8) حضرتِ سیِّدُنا ابنِ جَوزی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ''جو شخص ہمیشہ جوتا پہنتے وَقْت سیدھے پاؤں سے اور اُتارتے وَقْت اُلٹے پاؤں سے پہل کرے وہ **تلّی کی بیماری** سے محفوظ رہے گا۔''(9) ﴿4﴾ مرد مَردانہ اور عورت زَنانہ (یعنی لیڈیز) جُوتا استِعمال کرے ﴿5﴾ کسی نے حضرت بی بی عائِشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے عرض کی کہ ایک عورت (مَردوں کی طرح) جُوتے پہنتی ہے۔ انھوں نے فرمایا: رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے مَردانی (یعنی مرد کی مُشابہت کرنے والی) عورَتوں پر لعنت فرمائی ہے۔(10) یعنی عورَتوں کو مردانہ جوتا نہیں پہننا چاہیے بلکہ وہ تمام باتیں جن میں مردوں اور عورَتوں کا امتیاز (یعنی فرق) ہوتا ہے اِن میں ہر ایک کو دوسرے کی وَضْع اِختیار کرنے (یعنی نقّالی کرنے) سے

www.dawateislami.net

مُمانعت ہے، نہ مرد عورت کی وَضْع (طرز) اِختیار کرے، نہ عورت مرد کی۔ [11] ﴿6﴾ جب بیٹھیں تو جُوتے اُتار لیجئے کہ اِس سے قدم آرام پاتے ہیں ﴿7﴾ اِستِعمال شُدہ جوتا اُلٹا پڑا ہو تو سیدھا کر دیجئے۔ (تنگدستی کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ اَوندھے جُوتے کو دیکھنا اور اُس کو سیدھا نہ کرنا)۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

”یارب! زیرِ سبز گُنبد بِٹھا“ کے اٹھارہ حُرُوف کی نسبت سے بیٹھنے کی 18 سنّتیں اور آداب

﴿1﴾ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جو لوگ دیر تک کسی جگہ بیٹھے اور بغیر ذِکْرُ اللّٰہ اور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر دُرُود پڑھے وہاں سے مُتَفرِّق (یعنی جدا جدا) ہو گئے، انھوں نے نُقصان کیا اگر اللّٰہ پاک چاہے عذاب دے اور چاہے تو بَخْش دے [12] ﴿2﴾ حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عُمَر رضی اللّٰہ عنہما فرماتے کہ میں نے سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو کعبہ شریف کے صَحْن میں اِحْتِبا (اِحْ ۔ تِ ۔ با) کی صورت میں تشریف فرما دیکھا [13] ﴿3﴾ اِحْتِبا کا مطلب یہ ہے کہ آدمی سُرین کے بَل بیٹھے اور اپنی دونوں پنڈلیوں کو دونوں ہاتھوں کے حلقے میں لے لے۔ اس قسم کا بیٹھنا تَواضُع (یعنی عاجزی وانکسار) میں شُمار ہوتا ہے [14] ﴿4﴾ اس دوران بلکہ جب بھی بیٹھیں پردے کی جگہوں کی کیفیّت نَظَر نہیں آنی چاہئے، لہٰذا ”پردے میں پردہ“ کیلئے گُھٹنوں سے قدموں تک چادر ڈال لی جائے اگر کُرتا سنّت کے مُطابِق آدھی پنڈلی تک ہو تو اُس کے دامن سے بھی ”پردے میں پردہ“ کیا جا سکتا ہے ﴿5﴾ حُضُورِ پُر نُور صَلَّی اللّٰہ علیہ

www.dawateislami.net

واٰلہٖ وسلَّم جب نَمازِ فَجْر پڑھ لیتے چار زانو (یعنی چوکڑی مار کر) بیٹھے رہتے، یہاں تک کہ سورج اچّھی طرح طُلُوع ہو جاتا[15] ﴿6﴾ **جامِعِ کراماتِ اولیاء** جِلْد اوّل کے صَفْحہ 67 پر ہے: **امام یُوسُف نَبہانی** رَحْمۃُ اللہِ علیہ کی دو زانو (یعنی جس طرح نَماز میں اَلتَّحِیّات میں بیٹھتے ہیں اس طرح) بیٹھنے کی عادتِ کریمہ تھی[16] ﴿7﴾ نَماز کے باہر (یعنی عِلاوہ) بھی دو زانو بیٹھنا اَفضل ہے ﴿8﴾ **فرمانِ مصطفٰی** صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: ''مَجالِس (یعنی دوسروں کی موجودگی) میں سب سے مُکرّم (یعنی عزّت والی) مجلس (یعنی بیٹھنا) وہ ہے جس میں قِبلے کی طرف مُنہ کیا جائے''[17] ﴿9﴾ **حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بِن عُمَر** رضی اللہ عنہما اکثر قِبلے کو مُنہ کر کے بیٹھتے تھے[18] ﴿10﴾ مُبلِّغ اور مُدرِّس کیلئے دورانِ بیان و تدریس سُنّت یہ ہے کہ پیٹھ قِبلے کی طرف رکھیں تاکہ ان سے عِلْم کی باتیں سننے والوں کا رُخ جانبِ **قِبلہ** ہو سکے چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا علّامہ حافِظ سَخاوی رَحْمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: نبیِّ کریم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم **قِبلے** کو اس لئے پیٹھ فرمایا کرتے تھے کہ آپ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جنہیں عِلْم سکھا رہے ہیں یا وَعْظ فرما رہے ہیں **اُن کا رُخ قِبلے کی طرف رہے**[19] ﴿11﴾ حُضُورِ انور صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کبھی کسی مجلس (یعنی بیٹھک) میں کسی کی طرف پاؤں پھیلا کر نہیں بیٹھتے تھے، نہ اولاد کی طرف نہ اَزْواجِ پاک کی طرف نہ غُلاموں خادِموں کی طرف[20] ﴿12﴾ حضرتِ سیِّدُنا امامِ اعظم ابوحنیفہ رَحْمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں نے کبھی اپنے اُستادِ محترم حضرتِ سیِّدُنا حَمّاد رَحْمۃُ اللہِ علیہ کے مکانِ عالی شان کی طرف پاؤں نہیں پھیلائے ان کے اِحترام کی وجہ سے، (حالانکہ امامِ اعظم رَحْمۃُ اللہِ علیہ کے گھر مُبارک اور اُستاذ

www.dawateislami.net

محترم کی رہائش گاہ میں چند گلیوں کا فاصلہ تھا)[21] ﴿13﴾ **آنے والے کیلئے سَرکنا** (کِھسکنا) **حدیث سے ثابِت ہے،** "بہارِ شریعت" جِلد 3 صَفْحَہ 432 پر حدیث نمبر 6 ہے: ایک شخص **رسولُ اللہ** صَلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خِدْمت میں حاضِر ہوا اور حُضُور (صَلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) مسجِد میں تشریف فرما تھے، اس کے لیے حُضُور (صَلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) اپنی جگہ سے سَرک گئے، اس نے عرض کیا، **یارسولَ اللہ!** (صَلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) جگہ کُشادہ موجود ہے، (یعنی حضور (صَلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) آپ کو سَرکنے اور تکلیف فرمانے کی ضَرورت نہیں) ارشاد فرمایا: مُسلِم کا یہ حق ہے کہ جب اس کا بھائی اسے دیکھے، اس کے لیے سرک جائے۔[22] ﴿14﴾ **فرمانِ مصطفٰی** صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: "جب تم میں سے کوئی سائے میں ہو اور اُس پر سے سایہ رُخصت ہو جائے اور وہ کچھ دھوپ کچھ چھاؤں میں رہ جائے تو اسے چاہیے کہ وہاں سے اُٹھ جائے۔"[23] ﴿15﴾ میرے آقا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: "پیر و اُستاذ کے بیٹھنے کی جگہ پر ان کی غیر موجودَگی میں بھی نہ بیٹھے۔"[24] ﴿16﴾ جب کبھی اِجتماع یا مجلس میں آئیں تو لوگوں کو پھلانگ کر آگے نہ جائیں جہاں جگہ ملے وَہیں بیٹھ جائیں ﴿17﴾ جب بیٹھیں تو جوتے اتار لیں، آپ کے قدم آرام پائیں گے[25] ﴿18﴾ مجلس (یعنی بیٹھک) سے فارغ ہو کر یہ دُعا تین بار پڑھ لیں تو خطائیں مٹا دی جاتی ہیں اور جو مجلسِ خیر و مجلسِ ذِکر میں پڑھے تو اُس کیلئے اُس خیر (یعنی اچھائی) پر مُہر لگا دی جائے گی۔ وہ دُعا یہ ہے: "**سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ**"[26] (ترجمہ: تیری ذات پاک ہے

www.dawateislami.net

اور اے اللہ پاک! تیرے ہی لئے تمام خوبیاں ہیں، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں)۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

”مدینے کی حاضِری“ کے بارہ حُرُوف کی نسبت سے گھر میں آنے جانے کی 12 سُنّتیں اور آداب

﴿1﴾ جب گھر سے باہر نکلیں تو یہ دُعا پڑھئے: ”بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ، لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔“ ترجمہ: اللہ پاک کے نام سے، میں نے اللہ پاک پر بھروسا کیا، اللہ پاک کے بغیر نہ طاقت ہے نہ قوّت۔[27] اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الکریم اس دُعا کو پڑھنے کی بَرَکت سے سیدھی راہ پر رہیں گے، آفتوں سے حفاظت ہوگی اور اللہ پاک کی مدد شامِلِ حال رہے گی ﴿2﴾ گھر میں داخِل ہونے کی دعا: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْاَلُكَ خَيْرَالْمَوْلَجِ، وَخَيْرَالْمَخْرَجِ، بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا، وَبِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا، وَعَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا۔[28] [1] دُعا پڑھنے کے بعد گھر والوں کو سَلام کرے پھر بارگاہِ رِسالت میں سَلام عرض کرے اس کے بعد سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص شریف پڑھے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الکریم روزی میں بَرَکت، اور گھریلو جھگڑوں سے بچت ہوگی ﴿3﴾ اپنے

---

[1] ترجمہ: اے اللہ پاک! میں تجھ سے داخِل ہونے کی اور نکلنے کی بھلائی مانگتا ہوں، اللہ پاک کے نام سے ہم (گھر میں) داخِل ہوئے اور اسی کے نام سے باہر آئے اور اپنے رب اللہ پاک پر ہم نے بھروسا کیا۔

www.dawateislami.net

گھر میں آتے جاتے مَحارِم و مُحَرَّمات (مَثَلاً ماں، باپ، بھائی، بہن، بال بچّے وغیرہ) کو سَلام کیجئے ﴿4﴾ اللہ پاک کا نام لئے بغیر مَثَلاً بِسْمِ اللّٰہ کہے بغیر جو گھر میں داخِل ہوتا ہے شیطان بھی اُس کے ساتھ داخِل ہو جاتا ہے ﴿5﴾ اگر ایسے مَکان (خواہ اپنے خالی گھر) میں جانا ہو کہ اس میں کوئی نہ ہو تو یہ کہئے: اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ (یعنی ہم پر اور اللہ پاک کے نیک بندوں پر سلام) فِرِشتے اس سَلام کا جواب دیں گے۔[29] یا اس طرح کہے: اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ (یعنی یا نبی آپ پر سلام) کیونکہ حُضُورِ اَقدس صَلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی رُوحِ مُبارَک مسلمانوں کے گھروں میں تشریف فرما ہوتی ہے۔[30] ﴿6﴾ جب کسی کے گھر میں داخِل ہونا چاہیں تو اِس طرح کہئے: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُم کیا میں اندر آ سکتا ہوں؟ ﴿7﴾ اگر داخِلے کی اِجازت نہ ملے تو بخوشی لوٹ جایئے ہوسکتا ہے کسی مجبوری کے تَحت صاحِبِ خانہ نے اجازت نہ دی ہو ﴿8﴾ جب آپ کے گھر پر کوئی دستک دے تو سنّت یہ ہے کہ پوچھے، کون ہے؟ باہَر والے کو چاہیے کہ اپنا نام بتائے، مَثَلاً کہے: ''محمد الیاس۔'' نام بتانے کے بجائے اس موقَع پر ''مدینہ!''، ''میں ہوں!''، ''دروازہ کھولو'' وغیرہ کہنا سنّت نہیں ﴿9﴾ جواب میں نام بتانے کے بعد دروازے سے ہٹ کر کھڑے ہوں تاکہ دروازہ کُھلتے ہی گھر کے اندر نَظَر نہ پڑے ﴿10﴾ کسی کے گھر میں جَھانکنا ممنوع ہے۔ بعض لوگوں کے مَکان کے سامنے نیچے کی طرف دوسروں کے مکانات ہوتے ہیں لہٰذا بالکنی وغیرہ سے جَھانکتے ہوئے اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ دوسروں کے گھروں میں نَظَر نہ پڑے ﴿11﴾ کسی کے گھر جائیں تو

www.dawateislami.net

وہاں کے انتظامات پر تنقید نہ کیجئے اس سے اُس کی دل آزاری ہوسکتی ہے ﴿12﴾ واپسی پر اہلِ خانہ کے حق میں دُعا بھی کیجئے اور شکریہ بھی ادا کیجئے اور سلام بھی اور ہوسکے تو کوئی سنّتوں بھرا رِسالہ وغیرہ بھی تُحفۃً پیش کیجئے۔

”شانِ امامِ اعظم ابوحنیفہ“ کے اُنیس حُروف کی نسبت سے تیل ڈالنے اور کنگھی کرنے کی 19 سُنّتیں اور آداب

﴿1﴾ حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ **اللہ** پاک کے مَحبوب صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم سَرِ اَقدس میں اکثر تیل لگاتے اور داڑھی مُبارَک میں کنگھی کرتے اور اکثر سَر مُبارَک پر کپڑا (یعنی سَربند شریف) رکھتے تھے یہاں تک کہ وہ کپڑا تیل سے تَر ہو جاتا تھا۔ (31) معلوم ہوا ”سَربند“ کا استِعمال سُنّت ہے، اسلامی بھائیوں کو چاہئے کہ جب بھی سَر میں تیل ڈالیں، ایک چھوٹا سا کپڑا سَر پر باندھ لیا کریں، اِس طرح اِنْ شَآءَ اللہُ الکریم ٹوپی اور عمامہ شریف تیل کی آلودگی سے کافی حد تک مَحفوظ رہیں گے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ سگِ مدینہ عُفِیَ عَنۂ کا برسہا برس سے بہ نیّتِ سنّت ”سَربند“ استِعمال کرنے کا معمول ہے۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ؎

تیل کی بوندیں ٹپکتی نہیں بالوں سے رضاؔ
صبحِ عارِض پہ لٹاتے ہیں ستارے گیسو (32)

﴿2﴾ **فرمانِ مصطفٰی** صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم: ”جس کے بال ہوں وہ ان کا اِکرام کرے“ (33) یعنی انہیں دھوئے، تیل لگائے اور کنگھی کرے (34) سَر اور داڑھی کے بال صابُن وغیرہ سے دھونے کا جن کا معمول نہیں ہوتا اُن کے بالوں میں اکثر بدبُو ہوجاتی ہے خود کو اگرچِہ بدبُو نہ آتی ہو مگر

www.dawateislami.net

دوسروں کو آتی ہے۔ مُنہ، بالوں، بدن اور لِباس وغیرہ سے بدبو آتی ہو اِس حال میں مسجِد کا داخِلہ حرام ہے کہ اس سے لوگوں اور فرِشتوں کو اِیذا ہوتی ہے۔ ہاں بدبو ہو مگر چُھپی ہوئی ہو جیسے بَغَل کی بدبُو تو اِس میں حَرَج نہیں ﴿3﴾ حضرتِ سیِّدُنا نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عُمَر رضی اللہ عنہما دن میں دو مرتبہ تیل لگاتے تھے [35] بالوں میں تیل کا بکثرت استِعمال خُصوصاً اہلِ عِلْم حضرات کے لئے مُفید ہے کہ اس سے سَر میں خُشکی نہیں ہوتی، دِماغ تَر اور حافِظہ قوی ہوتا ہے ﴿4﴾ **فرمانِ مصطَفٰے** صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم: ”جب تم میں سے کوئی تیل لگائے تو بھنوؤں (یعنی اَبروؤں) سے شُروع کرے، اس سے سر کا درد دُور ہوتا ہے“ [36] ﴿5﴾ مکّی مَدَنی مصطَفٰے صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم جب تیل استِعمال فرماتے تو پہلے اپنی اُلٹی ہتھیلی پر تیل ڈال لیتے، پھر پہلے دونوں اَبروؤں پر پھر دونوں آنکھوں پر اور پھر سرِ مُبارک پر لگاتے تھے [37] ﴿6﴾ ”طَبَرانی“ کی رِوایت میں ہے: سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم جب داڑھی مُبارک کو تیل لگاتے تو ”عَنفَقَه“ (یعنی نچلے ہونٹ اور ٹھوڑی کے درمیانی بالوں) سے اِبتِدا فرماتے [38] ﴿7﴾ داڑھی میں کنگھی کرنا سُنّت ہے [39] ﴿8﴾ بغیر بِسمِ اللہ پڑھے تیل لگانا اور بال پَراگندہ (پَرا۔گندہ یعنی بکھرے ہوئے) رکھنا خلافِ سنّت ہے ﴿9﴾ حدیثِ پاک میں ہے: جو بغیر بِسمِ اللہ پڑھے تیل لگائے تو 70 شیاطین اس کے ساتھ شریک ہو جاتے ہیں [40] ﴿10﴾ حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ نَقْل کرتے ہیں، حضرتِ سیِّدُنا ابو ہُرَیرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ مومن کے شیطان اور کافِر کے شیطان میں مُلاقات ہوئی، کافِر کا شیطان خوب **موٹا تازہ** اور اچّھے لِباس میں تھا۔ جبکہ

www.dawateislami.net

مومن کا شیطان **دُبلا پتلا**، پراگندہ (یعنی بکھرے ہوئے) بالوں والا اور برہنہ (بَ۔رَہْ۔نہ یعنی ننگا) تھا۔ کافِر کے شیطان نے مومن کے شیطان سے پوچھا: آخر تم اتنے کمزور کیوں ہو؟ اُس نے جواب دیا: میں ایک ایسے شخص کے ساتھ ہوں جو کھاتے پیتے وَقت **بِسمِ اللّٰہ** شریف پڑھ لیتا ہے تو میں بھوکا و پیاسا رہ جاتا ہوں، جب تیل لگاتا ہے تو **بِسمِ اللّٰہ** شریف پڑھ لیتا ہے تو میرے بال پَراگندہ (یعنی بکھرے ہوئے) رہ جاتے ہیں۔ اِس پر کافِر کے شیطان نے کہا: میں تو اَیسے کے ساتھ ہوں جوان کاموں میں کچھ بھی نہیں کرتا لہٰذا میں اس کے ساتھ کھانے پینے، لِباس اور تیل لگانے میں شریک ہو جاتا ہوں[41] ﴿11﴾ تیل ڈالنے سے **قبل** ''بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ'' پڑھ کر الٹے ہاتھ کی ہتھیلی میں تھوڑا سا تیل ڈالئے، پھر پہلے سیدھی آنکھ کے اَبرو پر تیل لگایئے پھر اُلٹی کے، اس کے بعد سیدھی آنکھ کی پلک پر، پھر اُلٹی پر، اب سر میں تیل ڈالئے۔ اور داڑھی کو تیل لگائیں تو نچلے ہونٹ اور ٹھوڑی کے درمیانی بالوں سے آغاز کیجئے ﴿12﴾ تیل ڈالنے والا ٹوپی یا عمامہ اُتارتا ہے تو بعض اوقات بد بو کا بھپکا نکلتا ہے۔ سَرسوں کا تیل استِعمال کرنے والے خاص خیال رکھیں۔ لہٰذا جس سے بن پڑے وہ سَر میں عُمدہ خوشبو دار تیل ڈالے، خوشبو دار تیل بنانے کا ایک آسان طریقہ یہ بھی ہے کہ کھوپرے کے تیل کی شیشی میں اپنے پسندیدہ عِطر کے چند قطرے ڈال کر حل کر لیجئے، خوشبو دار تیل تیّار ہے۔ سَر اور داڑھی کے بالوں کو وقتاً فوقتاً صابُن سے دھوتے رہئے ﴿13﴾ عورَتوں کو لازِم ہے کہ کنگھی کرنے میں یا سَر دھونے میں جو بال نکلیں انھیں کہیں چُھپا دیں کہ ان پر اجنبی (یعنی ایسا شخص جس سے ہمیشہ کے لئے نکاح

www.dawateislami.net

حرام نہ ہو) کی نَظَر نہ پڑے[42] ﴿14﴾ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے روزانہ کنگھی کرنے سے مَنْع فرمایا۔[43] یہ نَہی (یعنی مُمانعت مکروہِ) تنزیہی (تَن۔زِی۔ہی) ہے اور مقصد یہ ہے کہ مَرد کو بناؤ سنگھار میں مشغول نہ رہنا چاہیے[44] امام مُناوی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جس شخص کو بالوں کی کثرت کی وجہ سے ضَرورت ہو وہ مُطْلَقاً روزانہ کنگھی کرسکتا ہے[45] ﴿15﴾ بارگاہِ رضویت میں ہونے والے سوال و جواب مُلاحظہ ہوں، **سوال:** کنگھا داڑھی میں کس کس وقت کیا جائے؟ **جواب:** کنگھے کے لیے شریعت میں کوئی خاص وَقْت مُقرّر نہیں ہے اِعتِدال (یعنی میانہ رَوی) کا حکم ہے، نہ تو یہ ہو کہ آدمی جِنّاتی شکل بنا رہے نہ یہ ہو کہ ہر وقت مانگ چوٹی میں گرفتار[46] ﴿16﴾ کنگھی کرتے وقت سیدھی طرف سے ابتِدا کیجئے چنانچہ اُمُّ الْمؤمِنین حضرت بی بی عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: دو جہاں کے سردار صَلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہر کام میں دائیں (یعنی سیدھی) جانِب سے شُروع کرنا پسند فرماتے یہاں تک کہ جُوتا پہننے کنگھی کرنے اور طَہارت کرنے میں بھی،[47] شارِحِ بُخاری حضرتِ علّامہ بدرُالدّین عینی حَنَفی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ اِس حدیثِ پاک کے تَحْت لکھتے ہیں: یہ تین چیزیں بَطورِ مثال ارشاد فرمائی گئی ہیں، ورنہ ہر کام جو عزّت اور بُزُرگی رکھتا ہے اُسے سیدھی طرف سے شُروع کرنا مُسْتَحب ہے جیسے مسجِد میں داخِل ہونا، لباس پہننا، مسواک کرنا، سُرمہ لگانا، ناخُن تراشنا، مونچھیں کاٹنا، بغلوں کے بال اُتارنا، وُضو، غُسْل کرنا اور بیتُ الْخَلا سے باہر آنا وغیرہ اور جس کام میں یہ (یعنی بُزُرگی والی) بات نہیں جیسے مسجِد سے باہر آنے، بیتُ الْخَلا میں داخِل ہونے، ناک صاف کرنے، نیز شلوار اور کپڑے

www.dawateislami.net

اُتارتے وقت بائیں (یعنی اُلٹی) طرف سے ابتدا کرنا مُستَحب ہے[48] ﴿17﴾ نَمازِ جُمعہ کے لیے تیل اور خوشبو لگانا مُستَحب ہے[49] ﴿18﴾ روزے کی حالت میں داڑھی مونچھ میں تیل لگانا مکروہ نہیں مگر اس لیے تیل لگایا کہ داڑھی بڑھ جائے، حالانکہ ایک مُشت (یعنی ایک مٹھی) داڑھی ہے تو یہ بغیر روزے کے بھی مکروہ ہے اور روزے میں بَدَرَجۂ اَولیٰ[50] ﴿19﴾ میِّت کی داڑھی یا سر کے بال میں کنگھی کرنا، ناجائز و گُناہ ہے۔[51] لوگ میِّت کی داڑھی مونڈ ڈالتے ہیں یہ بھی ناجائز و گُناہ ہے۔ گناہ میِّت پر نہیں بلکہ مونڈنے اور اِس کا حُکم کرنے والوں پر ہے۔

"یارسولَ اللہ" کے دَس حُروف کی نسبت سے ناخُن کاٹنے کی 10 سُنّتیں اور آداب

﴿1﴾ جُمعہ کے دن ناخُن کاٹنا مُستَحب ہے۔ ہاں اگر زیادہ بڑھ گئے ہوں تو جُمعہ کا اِنتِظار نہ کیجئے[52] روایت میں ہے: جو جُمعہ کے روز ناخُن ترشوائے (کاٹے) اللہ پاک اُس کو دوسرے جُمعے تک بَلاؤں سے محفوظ رکھے گا اور تین دن زائد یعنی دس دن تک۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جو جُمعہ کے دن ناخُن ترشوائے (کاٹے) تو رَحمت آئے گی اور گُناہ جائیں گے[53] ﴿2﴾ روایت میں آئے ہوئے ہاتھوں کے ناخُن کاٹنے کے طریقے کا خُلاصہ پیشِ خدمت ہے: پہلے سیدھے ہاتھ کی شہادت کی اُنگلی سے شُروع کر کے ترتیب وار چھوٹی اُنگلی سمیت ناخن کاٹ لیجئے مگر انگوٹھا چھوڑ دیجئے۔ اب اُلٹے ہاتھ کی چھوٹی اُنگلی سے شُروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سمیت ناخن کاٹ لیجئے۔ اب آخر میں سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخُن کاٹ لیجئے[54] ﴿3﴾ پاؤں کے ناخُن کاٹنے

www.dawateislami.net

کی کوئی ترتیب روایت میں نہیں، بہتر یہ ہے کہ سیدھے پاؤں کی چھوٹی اُنگلی سے شُروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سمیت ناخن کاٹ لیجئے پھر اُلٹے پاؤں کے انگوٹھے سے شُروع کر کے چھوٹی اُنگلی سمیت ناخن کاٹ لیجئے[55] ﴿4﴾ جنابت کی حالت (یعنی غُسل فرض ہونے کی صُورت) میں ناخن کاٹنا مکرُوہ (تنزیہی) ہے[56] ﴿5﴾ دانت سے ناخن کاٹنا مکرُوہ (تنزیہی) ہے اوراس سے بَرَص (یعنی جسم پر سفید دھبّے) کے مَرَض کا اندیشہ ہے[57] ﴿6﴾ ناخن کاٹنے کے بعد ان کو دَفن کر دیجئے اور اگر ان کو پھینک دیں تو بھی حَرَج نہیں[58] ﴿7﴾ ناخن کا تَراشہ (یعنی کٹے ہوئے ناخن) بیتُ الْخَلا یا غُسل خانے میں ڈال دینا مکرُوہ (تنزیہی) ہے کہ اس سے بیماری پیدا ہوتی ہے[59] ﴿8﴾ بدھ کے دن ناخن نہیں کاٹنے چاہئیں کہ بَرَص (یعنی جسم پر سفید دھبّے) ہو جانے کا اندیشہ ہے البتّہ اگر اُنتالیس (39) دن سے نہیں کاٹے تھے، آج بدھ کو چالیسواں دن ہے اگر آج نہیں کاٹا تو چالیس دن سے زائد ہو جائیں گے اور کل 41 واں دن شُروع ہو جائے گا تو اس پر واجِب ہو گا کہ آج ہی کے دن کاٹے اس لیے کہ چالیس دن سے زائد ناخن رکھنا ناجائز و مکروہِ تحریمی ہے۔ (تفصیلی معلومات کے لیے فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ جلد 22 صَفْحَہ 685، 574 دیکھئے) ﴿9﴾ لمبے ناخن شیطان کی نِشَسْت گاہ ہیں یعنی ان پر شیطان بیٹھتا ہے[60] ﴿10﴾ رات میں ناخن کاٹنے میں حَرَج نہیں۔

حِکایت: امام ابو یوسف رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ سے ہارون رشید نے رات میں ناخن کاٹنے کے بارے میں پوچھا۔ فرمایا: جائز ہے۔ ہارون رشید نے کہا اس پر کیا دلیل ہے؟ فرمایا: حدیثِ پاک میں ہے: اَلْخَیْرُ لَا یُؤَخَّرُ یعنی بھلائی کے کام میں تاخیر نہ کی جائے۔[61]

www.dawateislami.net

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

”سُنّتوں بھرا لِباس پہنو“ کے سترہ حُروف کی نسبت سے لباس کے بارے میں 17 سُنّتیں اور آداب

تین فرامینِ مصطفٰی صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: ﴿1﴾ جنّ کی آنکھوں اور لوگوں کے سَتْر کے درمیان پردہ یہ ہے کہ جب کوئی کپڑے اُتارے تو **بِسْمِ اللہِ** کہہ لے۔(62) حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جیسے دیوار اور پردے لوگوں کی نِگاہ کیلئے آڑ بنتے ہیں ایسے ہی یہ، **اللہ** (پاک) کا ذِکر جنّات کی نِگاہوں سے آڑ بنے گا کہ جنّات اس (یعنی شرمگاہ) کو دیکھ نہ سکیں گے (63) ﴿2﴾ جو شخص کپڑا پہنے اور یہ پڑھے: **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ ھٰذَا، وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ**[1] تو اس کے اگلے پچھلے گناہ مُعاف ہوجائیں گے (64) ﴿3﴾ جو باوُجودِ قدرت زیب وزِینت کا (یعنی خوبصورت) لباس پہننا تواضُع (یعنی عاجزی) کے طور پر چھوڑ دے، **اللہ** پاک اس کو کرامت کا حُلّہ (یعنی جنّتی لباس) پہنائے گا (65) ﴿4﴾ مالدار اگر **اللہ** پاک کی نعمت کے اِظْہار کی نیّت سے شَرعی خَرابی سے پاک عُمدہ لباس پہنے تو ثواب کا حقدار ہے ﴿5﴾ **سرکارِ دوعالَم** صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا مُبارَک لباس اکثر سفید کپڑے کا ہوتا (66) ﴿6﴾ **فرمانِ مصطفٰی** صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: ”سب میں اچّھے وہ کپڑے جنھیں پہن کر تم خُدا کی زیارت قبروں اور مسجِدوں میں کرو، سفید ہیں۔“(67) یعنی سفید کپڑوں میں نَماز پڑھنا اور مُردے کفنانا اچّھا ہے (68) ﴿7﴾ امام شافعی رَحْمۃُ اللہ

---

[1] ترجمہ: تمام تعریفیں **اللہ** پاک کے لیے جس نے مجھے یہ کپڑا پہنایا اور میری طاقت وقوّت کے بغیر مجھے عطا کیا۔

www.dawateislami.net

علیہ فرماتے ہیں: ''جو اپنا لباس صاف رکھے اُس کے غم کم ہو جائیں گے اور جو خوشبو لگائے اُس کی عَقْل میں اِضافہ ہوگا''[69] ﴿8﴾ لباس حَلال کمائی سے ہو اور جو لباس حَرام کمائی سے حاصِل ہوا ہو، اس میں فَرض و نَفْل کوئی نَماز قبول نہیں ہوتی[70] ﴿9﴾ رِوایت میں ہے: جس نے بیٹھ کر عِمامہ باندھا، یا کھڑے ہو کر سَراوِیل (یعنی پاجامہ یا شلوار) پہنی تو اللہ پاک اُسے ایسے مرض میں مُبتَلا فرمائے گا جس کی دوا نہیں۔[71] **حضرتِ** سیِّدُنا امام بُرہانُ الدّین زَرْنُوجی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: عِمامہ بیٹھ کر باندھنا، یا پاجامہ یا شلوار کھڑے کھڑے پہننا تنگدستی کے اسباب ہیں[72] ﴿10﴾ پہنتے وَقْت سیدھی طرف سے شُروع کیجئے (کہ سنت ہے) مثلاً جب کرتا پہنیں تو پہلے سیدھی آستین میں سیدھا ہاتھ داخِل کیجئے پھر اُلٹا ہاتھ اُلٹی آستین میں[73] ﴿11﴾ اِسی طرح پاجامہ پہننے میں پہلے سیدھے پائنچے میں سیدھا پاؤں داخِل کیجئے اور جب (کُرتا یا پاجامہ) اُتارنے لگیں تو اس کے برعکس (یعنی اُلٹ) کیجئے یعنی اُلٹی طرف سے شُروع کیجئے ﴿12﴾ ''**بہارِ شریعت**'' جلد 3 صَفْحہ 409 پر ہے: سُنّت یہ ہے کہ دامن کی لمبائی آدھی پنڈلی تک ہو اور آستین کی لمبائی زیادہ سے زیادہ انگلیوں کے پوروں تک اور چوڑائی ایک بالشت ہو[74] ﴿13﴾ سُنّت یہ ہے کہ مَرد کا تہبند یا پاجامہ ٹخنے سے اُوپر رہے[75] ﴿14﴾ مَرد مَردانہ اور عورت زَنانہ (یعنی لیڈیز) لباس پہنے۔ چھوٹے بچّوں اور بچّیوں میں بھی اِس بات کا لحاظ رکھئے (ورنہ پہنانے والے گُنہگار ہوں گے) ہاں جو لباس مرد و عورت اور بچّہ اور بچّی دونوں میں پہنا جاتا ہو اور اس میں کوئی شَرعی خَرابی نہ ہو تو دونوں پہن سکتے ہیں ﴿15﴾

www.dawateislami.net

''بہارِشریعت'' جلداوّل صَفْحَہ481 پر ہے: مرد کے لیے ناف کے نیچے سے گھٹنوں کے نیچے تک ''عورَت'' ہے، یعنی اس کا چُھپانا فرض ہے۔ ناف اس میں داخل نہیں اور گھٹنے داخل ہیں۔[76] اس زمانے میں بَہُتیرے (یعنی بہت سے لوگ) ایسے ہیں کہ تہبند یا پاجامہ اِس طرح پہنتے ہیں کہ پیڑُو (یعنی ناف کے نیچے) کا کچھ حصّہ کُھلا رہتا ہے، اگر کُرتے وغیرہ سے اِس طرح چُھپا ہو کہ جلد (یعنی SKIN) کی رنگت نہ چمکے تو خیر، ورنہ حرام ہے اور نَماز میں چوتھائی کی مِقدار کھلا رہا تو نَماز نہ ہوگی[77] اِحْرام والے کو اِس میں سَخت اِحتِیاط کی ضَرورت ہے ﴿16﴾ آج کل بعض لوگ سرِ عام لوگوں کے سامنے نیکر (ہاف پینٹ) پہنے پھرتے ہیں جس سے ان کے گھٹنے اور رانیں نَظر آتی ہیں یہ حرام ہے، ایسوں کے کُھلے گھٹنوں اور رانوں کی طرف نَظر کرنا بھی حرام ہے۔ بِالْخُصوص کھیل کود کے میدان ، ورزِش کرنے کے مقامات اور ساحلِ سَمُندر (BEACH) پر اِس طرح کے مَناظِر زیادہ ہوتے ہیں۔ لہٰذا ایسے مقامات پر جانے میں نَظر کی حفاظت کی سَخت ضَرورت ہے ﴿17﴾ تکبُّر کے طور پر جو لباس ہو وہ مَمنوع ہے۔[78]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

حوالہ جات

(1) مسلم، ص1156، حدیث: 2088۔ (2) معجم کبیر، 7/277، حدیث: 7132۔ (3) الشمائل المحمدیۃ للترمذی، ص87، رقم: 118۔ (4) کتاب الورع مع موسوعہ ابن ابی الدنیا، 1/205۔ (5) ابوداود، 4/470، حدیث: 5273۔ (6) مسلم، ص1161، حدیث: 2096۔ (7) بخاری، 4/65، حدیث: 5855۔ (8) نزہۃ القاری، 5/530۔ (9) حیاۃ

www.dawateislami.net

الحیوان، 2/289۔ (10) ابوداود، 4/84، حدیث: 4099۔ (11) بہار شریعت، 3/422۔ (12) مستدرک، 2/168، حدیث: 1869۔ (13) بخاری، 4/180، حدیث: 6272۔ (14) بہار شریعت، 3/432 ملخصاً۔ (15) ابوداود، 4/345، حدیث: 4850۔ (16) مرآۃ المناجیح، 8/90۔ (17) معجم اوسط، 6/161، حدیث: 8361۔ (18) الادب المفرد، ص 291، حدیث: 1137۔ (19) المقاصد الحسنۃ، ص 88۔ (20) مرآۃ المناجیح، 8/80۔ (21) مناقب الامام الاعظم ابی حنیفۃ للموفق، حصہ: 2، ص 7 بالتصرف۔ (22) شعب الایمان، 6/468، حدیث: 8933۔ (23) ابوداود، 4/338، حدیث: 4821۔ (24) فتاویٰ رضویہ، 24/369، 424 ملخصاً۔ (25) جامع صغیر، ص 40، حدیث: 554۔ (26) ابوداود، 4/347، حدیث: 4857۔ (27 تا 28) ابوداود، 4/420، حدیث: 5095، 5096۔ (29) ردالمحتار، 9/682۔ (30) بہار شریعت، 3/453، شرح الشفاء للقاری، 2/118۔ (31) الشمائل المحمدیۃ للترمذی، ص 40، حدیث: 32۔ (32) حدائق بخشش، ص 121۔ (33) ابوداود، 4/103، حدیث: 4163۔ (34) اشعۃ اللمعات، 3/617۔ (35) مصنف ابن ابی شیبہ، 6/117۔ (36) جامع صغیر، ص 28، حدیث: 369۔ (37) کنز العمال، 7/46، رقم: 18295۔ (38) معجم اوسط، 5/366، حدیث: 7629۔ (39) اشعۃ اللمعات، 3/616۔ (40) عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی، ص 327، حدیث: 173۔ (41) احیاء العلوم، 3/45۔ (42) بہار شریعت، 3/449۔ (43) ترمذی، 3/293، حدیث: 1762۔ (44) بہار شریعت، 3/592۔ (45) فیض القدیر، 6/404۔ (46) فتاویٰ رضویہ، 29/92، 94۔ (47) بخاری، 1/81، حدیث: 168۔ (48) عمدۃ القاری، 2/476۔ (49 تا 50) بہار شریعت، 1/774، 997۔ (51) درمختار، 3/104۔ (52) درمختار، 9/668۔ (53) درمختار و ردالمحتار، 9/668، 669، بہار شریعت، 3/583۔ (54 تا 55) درمختار، 9/670، احیاء العلوم، 1/193۔ (56 تا 59) عالمگیری، 5/358۔ (60) اتحاف السادۃ، 2/653۔ (61) فتاویٰ عالمگیری، 5/358۔ (62) معجم اوسط، 2/59، حدیث: 2504۔ (63) مرآۃ، 1/268۔ (64) شعب الایمان، 5/181، حدیث: 6285۔ (65) ابوداود، 4/326، حدیث: 4778۔ (66) کشف الالتباس فی استحباب اللباس، ص 36۔ (67) ابن ماجہ، 4/146، حدیث: 3568۔ (68) بہار شریعت، 3/403۔ (69) احیاء العلوم (اردو)، 1/561۔ (70 تا 71) کشف الالتباس فی استحباب اللباس، ص 41، 39۔ (72 تا 73) تعلیم المتعلم، ص 43، 126۔ (74) ردالمحتار، 9/579۔ (75) مرآۃ، 6/94۔ (76) درمختار، ردالمحتار، 2/93۔ (77) بہار شریعت، 1/481۔ (78) بہار شریعت، 3/409، ردالمحتار، 9/579۔

سُنّت کی پابندی میں نجات ہے

حضرت امام ضحاک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: دنیا میں سنّت کی مثال ایسے ہے جیسے آخرت میں جنّت کی، لہٰذا جس طرح جنّت میں داخل ہونے والا سلامت رہے گا اسی طرح دنیا میں سنّت کی پابندی کرنے والا بھی سلامت رہے گا۔ (تفسیر قرطبی، 13/365)

978-969-631-120-1
01080076

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net